

3374 - آخری زمانے میں اہل خیر اور اعمال صحابہ میں تفاضل

سوال

میں نے صحیح الجامع میں ایک حدیث پڑھی ہے جس میں نبی صلی اللہ نے صحابہ کرام کو یہ بتایا کہ :
جب دین ضعف اختیار کر جائے گا تو مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں کو عمل کرنے پر پچاس صحابہ جتنا اجر ملے گا ۔
تومیری حیرت کا سبب وہ حدیث ہے کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :
خیر القرون میرا زمانہ اور پھر اس کے بعد والوں کا اور پھر اس کے بعد والوں کا ، اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ
تم میں سے اگر کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کردے تو وہ صحابہ کے ایک یا آدھے مد (مٹھی) کے اجرتک بھی نہیں پہنچ سکتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مسئلہ سمجھنے کے لیے یہ علم ہونا ضروری ہے کہ اجر کی دو قسمیں ہیں، عمل کا اجر اور صحبت کا اجر ۔

تو یہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں آنے والے ایسا عمل کریں جس کا اجر اس جیسے کام پر صحابہ کے عمل سے انہیں اجر زیادہ ملے اس کا سبب فتنہ و آزمائش اور قلت و ضعف دین ہے ، لیکن اس کے باوجود وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے اجر اور ان کی ملاقات تک نہیں پہنچ سکتے ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں :

یہ حدیث (ان میں سے عمل کرنے والے کو تم میں سے پچاس کا اجر دیا جائے گا) اس پر دلالت نہیں کرتی کہ وہ لوگ صحابہ کرام سے افضل ہیں اس لیے کہ صرف اجر میں زیادتی ہونا ہی افضلیت کا ثبوت نہیں ۔

اور یہ بھی کہ : اجر کا تفاضل تو صرف اس جیسے عمل میں ہے جو اس کے مماثل ہوگا لیکن وہ اجر جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ اور ان کی صحبت سے حاصل کیا ہے اس کے برابر تو کوئی بھی نہیں ہو سکتا ۔

تو اس طرح سے اوپر بیان کی گئی حدیث کی تاویل کی جاسکتی ہے ، دیکھیں فتح الباری (7 / 7) ۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اور ہوسکتا ہے بعد میں آنے والوں کے لیے ایسی نیکیاں ہوں جو ان صحابہ کرام میں سے پچاس صحابہ کے اجر جتنا ہوگا ، اس لیے کہ صحابہ کرام تو اس پر اپنے مددگار اور معاون پا لیتے تھے ، اور وہ بعد میں آنے والے لوگ اس نیکی کے کام پر اپنا کوئی معاون و مددگار نہیں پائیں گے ۔

لیکن ان کے اس اجر کے زیادہ ہونے کی بنا پر یہ لازم نہیں آتا کہ وہ صحابہ کرام سے افضل ہیں ، اور پھر ان کی یہ فضیلت صحابہ کرام کی فضیلت کی طرح نہیں جس ایمان و جہاد اور زمین میں بسنے والے سب لوگوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے لیے دشمنی میں وہ سبقت لے گئے ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر جس چیز کو واجب کریں جس کی خبر دیں اس کی دعوت پھیلنے اور کلمہ کے ظہور اور اس دین کے معاون و مددگار کی کثرت اور دلائل نبوت پھیلنے سے قبل ہی وہ اس پر عمل کر کے ان کی اطاعت کرنے میں بھی سبقت لے گئے ۔

بلکہ مومنوں کی قلت اور کفار کی کثرت کے باوجود اس پر ایمان و عمل میں سبقت لے گئے ، اور ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر کے سبقت لے گئے جس کو کوئی بھی حاصل نہیں کرسکتا ۔

جیسا کہ صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے :

(میرے صحابہ پر سب و شتم نہ کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے اگر کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو پھر بھی وہ ان کے ایک یا آدھے مد (مٹھی) تک نہیں پہنچ سکتا) مجموع الفتاوی (13 / 650-66) ۔

اور ایک جگہ پر کچھ اس طرح کہتے ہیں :

اور اس کے باوجود متاخرین کے لیے کوئی زیادہ کرامت نہیں بلکہ سلف کے لیے ان سے زیادہ اور اکمل ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول :

(ان کے لیے تم میں سے پچاس کا اجر ہوگا کیونکہ تم بھلائی اور خیر پر معاون و مددگار پاتے ہو ، اور وہ خیر و بھلائی پر کوئی معاون و مددگار نہیں پائیں گے) یہ توضیح ہے کہ متاخرین میں سے جب کوئی متقدمین کی طرح کا عمل کرے تو اسے پچاس متقدمین کا اجر حاصل ہوگا ۔

لیکن اس سے یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ بعض متاخرین کسی متقدمین کے اکابر جیسے عمل کرسکتے ہیں مثلاً ابوبکر او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس لیے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا کہ اس کے ساتھ اس طرح کے اعمال کیے جائیں جس طرح کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عمل کیے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(میری امت بارش کی مانند ہے اس کا علم نہیں کہ اس کی ابتدا بہتر ہے یا کہ اخیر)

(باوجود اس کے اس حدیث میں لین ہے)

اس کا معنی یہ ہے کہ متاخرین میں ایسے بھی ہوں گے جو متقدمین کے مشابہ اور ان کے قریب ہوں گے حتیٰ کہ ان کی قوت تشابہ اور مقارنہ سے ان کو دیکھنے والے کو یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ ان میں سے بہتر کون ہے ، اگرچہ نفس الامر دونوں ہی بہتر ہیں ۔

تو اس میں متاخرین کے لیے خوشخبری ہے کہ وہ سابقین کے قریب ہوں گے جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے :

(میری امت کا بہتر حصہ اس کا اول اور آخر ہے اور اس کے درمیان الٹ یا ٹیڑھا ہے ، میری خواہش ہے کہ میں اپنے ان بھائیوں کو دیکھوں ، صحابہ کہنے لگے کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ؟ ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے صحابی ہو) ۔

یہ صحابہ کی فضیلت ہے اس لیے کہ ان کو صحبت کی خصوصیت حاصل ہے جو کہ اخوة سے اکمل ہے ۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (11 / 370) ۔

اور جس پر تنبیہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ سوال میں جو حدیث کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں (خیر القرون قرنی) ان الفاظ کی کوئی اصل نہیں ملتی اگرچہ کتب اہل سنت میں اس کا استعمال کثرت سے ہے ، پھر یہ معنی کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ، اگر حدیث کے لفظ یہی ہوں تو پھر اس کے بعد یہ کہنا چاہیے تھا (ثم الذین یلیہ) لیکن حدیث کے لفظ (ثم الذین یلونہم) ہیں ، اور صحیح حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں (خیر الناس قرنی " و " خیر امتی قرنی) ۔

واللہ اعلم ۔